... مصور پاکستان علامہ ڈاکٹر محمد اقبال ...

انتظار مہدی و مسیحؑ

فن رجال کی روشنی میں

[illegible]

حضرت علامہ تمنا عمادی مجیبی پھلواروی

ناشر

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

[illegible] ۳/۷ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

فون ۶۶۸۴۴۱۱

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کی مطبوعات

علامہ حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی کی تالیفات

۱۔ مذہبی داستانیں اور ان کی حقیقت حصہ اول ۷۵٫۰۰
۲۔ 〃 〃 〃 حصہ دوم ۷۵٫۰۰
۳۔ 〃 〃 〃 حصہ سوم ۷۵٫۰۰
۴۔ 〃 〃 〃 حصہ چہارم ۷۵٫۰۰
۵۔ شب برات ایک تحقیقی جائزہ ۸٫۰۰
۶۔ صحابہ کرام قرآن کی نظر میں ۵٫۰۰
۷۔ کیا ہمارا قرآن ایک ہے؟ ۵٫۰۰
۸۔ عقیدہ ایصال ثواب قرآن کی نظر میں ۳۰٫۰۰
۹۔ [illegible] ۱۵٫۰۰
۱۰۔ تحقیق عمر عائشہؓ ۱۲٫۰۰
۱۱۔ شب برات کیا ہے! ۱٫۰۰
۱۲۔ عقیدہ ظہور مہدی ۲۰٫۰۰
۱۳۔ کیا متعہ حلال ہے! ۵٫۰۰
۱۴۔ اسلام میں حفظ مراتب ۳٫۰۰
۱۵۔ سماع حسن بصری ۵٫۰۰

علامہ تمنا عمادی کی تصنیفات

۱۔ اعجاز القرآن اور اختلاف قرات ۱۵۰٫۰۰
۲۔ انتظار مہدی و مسیحؑ ۴۵٫۰۰
۳۔ جمع القرآن ۴۰٫۰۰
۴۔ مذاکرہ
۵۔ امام زہری و امام طبری تصویر کا دوسرا رخ
۶۔ وراثت (زیر طبع)

ٹرسٹ کی دیگر مطبوعات

۱۔ قرآن آخری معجزہ (احمد دیدات) ۱۹٫۰۰
۲۔ شمع حقیقت (قاضی محمد علی) ۴۵٫۰۰
۳۔ حقیقی اہل بیت رسول [illegible] ۸٫۰۰
۴۔ تقلید [illegible] ۳٫۰۰

ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہیں

شائع کردہ

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

[illegible] بلاک نمبر ۱۔ ناظم آباد کراچی ۷۴۶۰۰ (فون ۶۶۸۴۴۱۱ - ۶۶۸۴۳۰۰)

مفکرِ اسلام، مصورِ پاکستان، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کی فرمائش پر!

انتظارِ مہدی و مسیحؑ

فن رجال کی روشنی میں

از

محدث العصر، جامع العلوم

حضرت علامہ تمنّا عمادی مجیبی پھلواروی

ناشر

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

۳-۷-اے بلاک نمبر ۱ - ناظم آباد - کراچی ۷۴۶۰۰

فون نمبر ۶۲۱۳۳۹

سلسلۂ اشاعت ——— (۲۳)

بار دوم

ماہ جولائی ۱۹۹۴ء ——— محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

نام کتاب: ——— انتظار مہدی و مسیح

مؤلف: ——— علامہ تمنا عمادی مجیبی پھلواروی

کتابت: ——— اے ایم کمپیوٹر کمپوزنگ

صفحات: ——— ۳۱۲

طباعت دوم ——— چھ سو (۶۰۰)

قیمت کتاب ——— پچھتر روپیہ (-/۷۵)

طباعت ——— احمد پرنٹرز ناظم آباد کراچی

ناشر

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

۳-۷- اے بلاک نمبر ۱ ناظم آباد ——— کراچی ۷۴۶۰۰

فون نمبر ۶۲۷۸۴۰ - ۶۲۱۴۳۹

فہرس

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	ابتدائیہ ناشر	۷
۲	فتویٰ: مفتی محمد طاہر مکی، تائید از مولانا مفتی محمد اسحاق صدیقی ندوی	۱۱
۳	تقدیم: علامہ اقبال، مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا عبیداللہ سندھی کے خلاف قادیوں کے کفر کے فتوے کی حقیقت	۱۹
۴	تعارف: مولانا شاہ محمد جعفر پھلواروی	۲۳
	باب اوّل	
	خروج مہدی کی روایات پر تبصرہ علامہ تمنا عمادی	
۵	مقدمہ کتاب	۳۷
	وضع حدیث کے دو دور	۴۱
	خروج مہدی	۴۳
	پہلی بات	۴۷
	وعدہ استخلاف کا کانٹا	۶۸
	حقیقت حال	۷۱
	تنقید احادیث آمد مہدی	
۶	ترمذی کی احادیث	۷۳
	پہلی حدیث	۷۳
	دوسری حدیث	۷۳
	تیسری حدیث	۷۴
	چوتھی حدیث	۷۴
۷	ابوداؤد کی احادیث	۷۵
	پہلی حدیث	۷۵
	دوسری حدیث	۷۵

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک حدیث صحیح بخاری میں ہے فرماتی ہیں کہ "
"عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود و النصاری اتخذو اقبور انبیاء ھم مساجد ولو لا ذلک ابرز قبرہ غیر انہ خشی ان یتخذ مسجد "

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں جس سے اٹھنا نصیب نہ ہوا ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ حضرت عائشہؓ مزید فرماتی ہیں کہ اگر یہی خوف نہ ہوتا کہ کہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو سجدہ گاہ نہ بنا لیا جائے تو قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر کھلا چھوڑ دیا جاتا۔" یہودیوں میں تو بہت سے نبی اور رسول گذرے ہیں لیکن عیسائیوں میں تو صرف ایک ہی رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوئے ہیں اور اس حدیث کی رو سے ان کی قبر کو بھی عیسائیوں نے سجدہ گاہ بنا لیا تھا تو کیا اس حدیث کی رو سے حضرت عیسیٰؑ کی طبعی موت اور ان کا قبر میں دفن ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اللہ کے رسول کے الفاظ وحی الٰہی ہوتے ہیں۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احاطہ میں تین قبروں کے علاوہ (یعنی قبر نبیؐ، قبر ابو بکرؓ اور قبر عمرؓ) ایک اور قبر کے لئے جگہ چھوڑ دی گئی ہے تاکہ بقول ان کے جب حضرت عیسیٰؑ دوبارہ دنیا میں تشریف لاکر اپنی طبعی موت مریں تو انہیں اسی احاطہ نبوی میں دفن کیا جائے اس روایت میں کوئی صداقت نہیں کیونکہ عینی مشاہدہ ہے کہ اس احاطہ میں کوئی خالی جگہ نہیں جہاں کوئی چوتھا فرد دفن کیا جاسکے۔

ناظرین کو اس مقالہ سے یہ بھی اندازہ ہو جائیگا کہ اس سلسلہ میں جتنی روایات بیان کی گئی ہیں وہ تمام تر موضوع، من گھڑت اور ایک ہی ٹکسال کی ڈھلی ہوئی ہیں۔ ان کے روات زیادہ تر شیعہ ہیں اور صدر اول کے پہلے جامع حدیث ابن شہاب زہری ہیں جو خود بھی اتفاق سے شیعہ ہیں اور ان کی وضع کردہ روایتیں ان کے ہی شاگردوں نے آگے بڑھائی ہیں۔

احادیث اور روایات کو پرکھنے کے لئے ایک میزان، ایک پیمانہ اور ایک کسوٹی موجود ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی بتادی ہے حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔
"تکثر لکم الا حادیث بعدی فما روی لکم حدیث عنی فاعرضو علی کتب

اللہ فما وافقہ فقبلوہ و ماخالفہ فردوہ۔"[۱] "میرے بعد حدیثوں کی بڑی کثرت ہوگی تو جو حدیث مری طرف منسوب کرکے تمہارے سامنے روایت کی جائے اس کو کتاب اللہ (قرآن مجید) کے سامنے پیش کرو۔ اگر اس کے موافق پاؤ تو قبول کر لو، اور اگر اس کے خلاف پاؤ تو رد کر دو۔"

اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس سارے معاملہ کو پرکھئے اور دیکھئے کہ کیا خروج مہدی و نزول عیسیٰؑ کا قرآن مجید میں کہیں دور دور تک بھی پتہ ہے۔ قرآن کا یہ وصف ہے کہ اس نے عقائد اور ایمانیات کی تمام باتیں بہت واضح، کھول کھول کر اور مختلف پیرائے بیان میں بتادی ہیں اور کوئی ابہام نہیں چھوڑا ہے تاکہ وہ لوگ جو ایمان لائیں ان باتوں کو ذہن نشین کرلیں اسی کے مطابق عمل پیرا ہوں اور کسی تذبذب یا غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔ نزول عیسیٰؑ کا معاملہ بھی اگر عقائد میں شامل ہوتا جس پر نجات کا دارومدار ہوتا تو اس کو قرآن میں واضح طور پر بیان کیا جاتا۔ کیونکہ قرآن ہی اسلامی عقائد کا واحد مرجع و منبع ہے۔ سارا قرآن پڑھ جایئے اس میں کوئی واضح اور صریح آیت اس مضمون کی نہیں ملے گی۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ ایسا مہتم بالشان امر قرآن شریف میں مذکور نہ ہو اور کوئی ایک آیت بھی ایسی نہ ہو جس میں "صراحتہ مسیح کی آمد ثانی کا تذکرہ ہو۔ قرآن کی رو سے ساری بات دو فقروں میں ختم ہو جاتی ہے ایک یہ کہ حضرت عیسیٰؑ دیگر انبیاء کرام کی طرح وفات پاگئے اور دوسرے یہ کہ قرآن کی رو سے کوئی مرا ہوا دوبارہ دنیا میں نہیں آیا کرتا۔

اس مسئلہ کا ایک اور پہلو سے بھی جائزہ لیا جانا چاہئے اقوام عالم کے تمام ادیان کا اگر عمیق نظر سے مطالعہ کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ کسی موعود ہستی کے دوبارہ آنے کا تصور کسی مخصوص فرقے کا عقیدہ نہیں ہے بلکہ یہ تصور تقریباً تمام باطل مذاہب میں پایا جاتا ہے امام ابن حزم فرماتے ہیں کہ "جو امت اپنی بد اعمالی کی پاداش میں بدبختی کا شکار ہو جاتی ہے وہ بڑی یاس و حسرت کے ساتھ اپنی گذشتہ حالت کا انتظار کرتی ہے پھر وہ کافی عرصہ تک اس امید کے سہارے اپنے آپ کو مطمئن کرتی رہتی ہے کہ کوئی نہ کوئی

---

[۱] یہ حدیث مشہور حنفی امام قاضی ابو یوسف کی کتاب "الرد علی سیر الاوزاعی" میں موجود ہے اور اصول فقہ کی مشہور کتاب "توضیح وتلویح" اور اس کے حاشیہ نگار صدر السند کے زمانہ تک یہ بخاری کے نسخوں میں بھی موجود تھی کیونکہ ان حضرات نے اسے بخاری کے حوالے سے ہی پیش کیا ہے۔